www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

اختیار کیا ہے۔ نظریات، کرداروں، اصولوں، اعمال اور نتائج اعمال، قوموں اور گروہوں، جنگوں اور مظالم، احوال اور مناظر، خیر اور شر کے سلسلے میں اچھے اور برے نمونوں کو آمنے سامنے لا کر وہ اہلِ بصیرت کے سامنے متضاد امور بیان کرتا ہے، اور بالعموم دونوں طرف تقابلی انداز سے الفاظ ملا کر دو طرف فروق کو واضح کرتا ہے۔ مولانا کیلانی نے قرآن میں اضدادی الفاظ کے استعمالات سے خوب فائدہ اٹھایا ہے۔ کتاب کا مرکزی خزانہ ۲ فہرستیں ہیں۔ ایک فہرست میں اردو عنوانات، بہ ترتیب حروفِ تہجی جمع کر کے ہر عنوان کے ساتھ قرآن میں مستعمل مترادف الفاظ کا ذکر ہے۔ اس میں ۷۳۷ عنوانات ہیں، جن کے تحت ۲۱۰۰ عربی مادے زیرِ بحث آئے ہیں۔ دوسری فہرست میں قرآن کے استعمال کردہ عربی زبان کے الفاظ اور مادوں کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ فلاں مادہ کون کون سے اردو عنوان کے تحت یا کسی ضمیمے میں درج ہے۔ جن الفاظ کا کوئی مترادف استعمل نہیں کیا گیا، ان کو بھی ہم نے سورۃ، آیت کا نمبر دے کر درج کر دیا ہے۔

مولف نے سچ کہا ہے کہ یہ کتاب قرآن کریم کی ایک مختصر اور جامع ڈکشنری کا کام دے سکتی ہے۔ فہرست اول میں سے دو مثالیں:

اوڑھنا (نمبر شمارہ ۲۵): اِستغشٰی، اِدَّثَرَ، اِزَّمَّلَ۔

اونٹ: اِبل، بعیر، جمل، ہیم، رِکاب، ناقتہ، ضامِر، عِشار، ہُدْن، بحیرہ، وصیلۃ، سائبۃ، حام۔

"م" کے تحت ملانا: خلط، الحق، وصل، الّف، لبس، رکب، ضم، مشج، مزج، مرج، شاب، ضغث۔

دوسری فہرست سے ایک مثال:

پہلے ہی حرف عنوان "آ" کے نیچے عربی کے مادے اور محاورے۔

آباد ہونا، بسنا، رہنا، کے لیے عربی الفاظ سکن، تبوا، ثوی، بدا، حضر، خلد، عاشر، غنی۔

اب آگے ان میں سے ان بنیادی الفاظ اور ان کے مشتقات (خصوصاً استعمالات) کی تشریح درج ہے۔ اور جن آیات میں کسی لفظ یا اس کے مشتق کا استعمل کیا گیا ہے، وہ آیت مع حوالہ لکھی گئی ہے۔

آخر میں "ماحصل" کے عنوان سے تمام متذکرہ الفاظ کا، ان کے استعمالات کی روشنی میں، وہ مخصوص مفہوم لکھا گیا ہے جو ایک دوسرے کے فرق و امتیاز کو واضح کرتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں چلنے والا بھٹک جائے۔ قرآن میں ہے:

فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ (۵/۲۶)
خدا نے فرمایا کہ وہ ملک ان (بنی اسرائیل) پر چالیس برس تک کیلئے حرام کر دیا گیا اور یہ جنگل کی زمین میں سرگرداں پھرتے رہیں گے۔

۲۔ ھَامَ: بمعنی مجنونانہ کیفیت سے پھرنا۔ عاشق قسم کے لوگوں کی آوارگی (مف) صاحب منجد اس کے معنی محبت کرنا اور آوارہ پھرنا لکھتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِىْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ (۲۶/۲۲۵)
اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں۔

ماحصل: تاہ: حیرانگی و سراسیمگی میں گمراہی کے رستوں پر سرگرداں پھرنے کے لیے اور ھام عشق و محبت کی آوارگی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۔ آواز اور اس کی اقسام

عربی میں ہر قسم کی آواز کے لیے صَوت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ وہ خواہ بولنے سے پیدا ہو یا چیزوں کے ٹکرانے سے۔ صوت کی ایک تعریف یہ کی گئی ہے: "منہ سے نکلی ہوئی شے اگر الفاظ اور حروف پر مشتمل نہ ہو تو وہ صوت ہے (محیط) یہ تعریف قابل اعتبار نہیں۔ قرآن میں ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِىِّ۔ (۴۹/۲)
اے ایمان والو! نبی کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو۔

ظاہر ہے کہ صحابہؓ کی حضور اکرم ﷺ سے بامعنی کلام ہوتی تھی۔ بے معنی آوازیں نہ ہوتی تھیں۔

البتہ ابن فارس نے صوت کی جامع تعریف کی ہے۔ وہ کہتے ہیں (كُلُّ مَا وَقَرَ فِىْ اُذُنِ سَامِعٍ۔ م ل) ہر وہ کچھ جو سننے والے کے کان سے ٹکرائے وہ آواز ہے۔

قرآن کریم میں کچھ تو جانداروں کی آوازیں مذکور ہیں اور کچھ بے جان چیزوں کی۔ ہم اسی ترتیب سے انہیں بیان کریں گے۔

جانداروں کی آوازیں: صَدّ، صَرخ، ھَمس، حَسِیس، مُکاء (مکو) تَصدِیَہ، ضَبح، خُوار، زفیر، شہیق، لہث۔

۲۔ صَدَّ (یَصِدُّ صَدِیْدًا) کسی انسان کے گرنے کے وقت کی چیخ و پکار اور کراہنے کی آواز (ف ل ۱۹۲/۳) لیکن یہ لفظ قرآن میں محض چیخنے چلانے کے معنوں میں آیا ہے۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ (۴۳/۵۷)
اور جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ کا) حال بیان کیا گیا تو تمہاری قوم کے لوگ اس سے چلا اٹھتے ہیں۔

۳۔ صرخ: مصیبت اور گھبراہٹ میں چلانے کی آواز فریاد (ف ل) ارشاد باری ہے۔

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا
وہ اس (دوزخ) میں چلائیں گے اور (کہیں گے) اے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُوپ بدل دو۔

۶۔ دَاوَل: اَلدَّوْلَة وَالدُّوْلَة بمعنی گردش کرنا اور دَالَ کی ضد دَارَ ہے۔ دَوْر اور دائرہ کا لفظ تنگ دستی، بدحالی اور گردشِ ایام کے لیے آتا ہے۔ اور دَوْلَة اور دُوْلَة بُرے دنوں سے خوشحالی کے ایام پھرنے کو کہتے ہیں۔ اور دَاوَل بمعنی خوشحالی کے دنوں کا ادل بدل کرنا یا پھیر پھیر کر لانا (مع منج)

ارشاد باری ہے:

وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ (۳/۱۴۰) — اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔

ماحصل: (۱) بَدَّلَ: ایک چیز کو مفقود کرنا اور اس کی جگہ دوسری لانا۔

(۲) تَحْوِيْل: کسی چیز کو اس کے اصل مقام کی بجائے دوسری جگہ کر دینا

(۳) تَغْيِيْر: کسی چیز کی حالت یا صورت میں تبدیلی لانا۔

(۴) تحریف: کسی مسلسل عبارت یا تحریر میں یا اس کے مفہوم میں تبدیلی کرنا۔

(۵) تَنَكُّر: رُوپ بدل دینا۔

(۶) دَاوَل: ادل بدل کرنا اور بہتر حالت کی طرف لانا۔

۲۹ — بدلہ

کے لیے بَدَل، بِ، عَدْل، اَجْر، جَزَا، ثَوَاب، عِقَاب، وَبَال، كَفَّارَة، قِصَاص، فِدْيَة اور دِيَت (ودی) کے الفاظ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ بدل: بمعنی ایک چیز کے بجائے دوسری چیز لانا (مف) اور یہ کم بھی ہو سکتا ہے زیادہ بھی، اچھا بھی اور بُرا بھی، اس جیسا بھی اور اس کے علاوہ بھی۔ گویا بدلہ کے لیے یہ لفظ عام ہے۔ ہم یہاں صرف دو مثالوں پر اکتفا کرتے ہیں:

(۱) ارشاد باری ہے:

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا (۱۸/۵۰) — کیا تم شیطان اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو۔ حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔ اور (شیطان کی دوستی ظالموں کے لیے (خدا کی دوستی کا) بُرا بدل ہے۔ (اعاذنا اللہ)

(۲) اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰۗىِٕكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ۔ (۲۵/۷۰) — مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا۔

۲۔ بِ: ایک چیز کے عوض دوسری بالکل ایسی ہی چیز کے لیے آتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ — اور ہم نے ان لوگوں کے لیے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی چیز پر ہاتھ ڈالنا ہے جس پر کوئی حق نہ ہو (م ۔ ل) اور بمعنی ایڑیاں اٹھا کر انگلیوں کے بل کھڑا ہوا اور ہاتھ اٹھا کر کوشش سے ایک ناحق چیز کو پکڑا (م ۔ ق) ارشاد باری ہے:

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ‎(۵۴/۲۹)‏ — تو ان لوگوں نے اپنے رفیق کو بلایا۔ اور اس نے اونٹنی تک پہنچ کر اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔

۶۔ وَصَلَ: کے معنی کسی چیز کا دوسری چیز تک پہنچ کر اس میں مل جانا ہے۔ جیسے دائرہ کا قطر دونوں سروں پر محیط سے مل یا جڑ جاتا ہے (مف) لہٰذا اس کے معنی پہنچنا۔ ملانا اور جوڑنا سب آتے ہیں (منجد ۔ م ق) پھر یہ لفظ ان تینوں معنوں میں الگ الگ بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

۱۔ بمعنی پہنچنا: قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ ‎(۱۱/۸۱)‏ — فرشتوں نے کہا اے لوط! ہم تمہارے پروردگار کے فرستادہ ہیں۔ یہ لوگ ہرگز تم تک نہ پہنچ سکیں گے۔

۲۔ بمعنی ملانا۔ جوڑنا: وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ ‎(۲/۲۷)‏ — اور جس چیز کو (رشتہ قرابت) کو جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اسے قطع کیے ڈالتے ہیں (جالندھری) اور قطع کرتے ہیں اس چیز کو جس کو اللہ نے فرمایا ملانے کو (عثمانیؒ)

۷۔ أَفْضَىٰ، فَضَا کے معنی زمین وآسمان کے درمیان کھلی اور خالی جگہ ہے۔ (مف ۔ م ۔ ل) اور مَقَامٌ فَاضٍ ایسی جگہ کو کہتے ہیں جو کھلی، کشادہ اور خالی پڑی ہو (منجد) اور أَفْضَىٰ إِلَيْهِ بِسِرِّهِ کسی کو راز کی بات بتا دینا۔ اور افضی بفلان۔ کسی کو کشادہ میدان کی طرف لے جانا (منجد) اور أَفْضَىٰ إِلَىٰ امْرَأَتِهِ اپنی عورت سے صحبت کرنا کے معنوں میں محاورتاً استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ ‎(۴/۲۱)‏ — اور تم کیونکر اس (دیے ہوئے حق مہر) کو (واپس) لے سکتے ہو اور پہنچ چکا ہے تم میں کا ایک دوسرے تک (عثمانیؒ)

۸۔ مَسَّ: کا اصل معنی ایک چیز کا دوسری کو چھونا ہے۔ لیکن ترجمہ میں بعض دفعہ یہ لفظ پہنچنا کا معنی دے جاتا ہے۔ مثلاً ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوْا وَقَالُوا قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ ‎(۷/۹۵)‏ — پھر ہم نے تکلیف کو آسودگی سے بدل دیا یہاں تک کہ وہ (مال واولاد) میں بڑھ گئے تو کہنے لگے کہ اسی طرح کا رنج وراحت تو ہمارے بڑوں کو پہنچتا رہا ہے۔

۹۔ وَرَدَ کا لغوی معنی کسی شخص کا پانی پینے کے لیے پانی کی تلاش میں کنویں یا گھاٹ پر آ پہنچنا ہے اور اس کی ضد صَدَرَ ہے۔ یعنی پانی لے کر یا پی کر یا سیراب ہو کر واپس چلے جانا ہے (مف) ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ‎(۲۸/۲۳)‏ — اور جب موسیٰؑ مدین کے پانی (کے گھاٹ) پر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں لوگ (اپنے چوپایوں کو) پانی پلا رہے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَطْرَہٗ (۲/۱۴۹) کر لیا کرو۔

۲۔ اَیْنَمَا: اَیْنَ بمعنی کہاں۔ کسی جگہ کے متعلق سوال کرنے کے لیے آتا ہے۔ اور اَیْنَمَا بمعنی کوئی بھی جگہ اس طرح اَیْنَمَا اور حَیْثُمَا ہم معنی بن جاتے ہیں۔ البتہ اَیْنَمَا میں شرط کے معنی بھی پائے جاتے ہیں (منجد م۔ق) ارشادِ باری ہے:

اَیْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا (۳۳/۶۱) جہاں کہیں بھی پائے گئے پکڑے گئے اور جان سے مار ڈالے گئے۔

۲۲۔ جھڑکنا

کے لیے زَجَرَ، اِزْدَجَرَ اور نَھَرَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ زَجَرَ: کسی کو اونچی آواز سے تہدید آمیز کلمات کہنا۔ جھڑکنا۔ دھتکارنا۔ ڈانٹنا۔ اور زَجْرَۃٌ بمعنی ڈانٹ (۷۹/۱۳) قرآن میں ہے:

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا (۳۷/۲) پھر (قسم ہے) ڈانٹنے والے فرشتوں کی جھڑک کر۔

۲۔ اِزْدَجَرَ: بمعنی کسی کو جھڑک کر بھگا دینا (مف) ارشادِ باری ہے:

فَکَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ (۵۴/۹) تو انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہا کہ دیوانہ ہے اور انہیں ڈانٹا بھی۔

۳۔ نَھَرَ: بمعنی کسی مائع چیز کا زور سے بہنا بھی۔ اور نَھَرَ السَّائِلَ بمعنی سائل کو جھڑکنا بھی (منجد) جھڑکنے اور ڈانٹنے میں سختی سے کام لینا۔ الزّجر الغلیظ (مف ۔ف ل ۱۸۸) ارشادِ باری ہے:

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ (۹۳/۱۰) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا۔

ماحصل: (۱) زجر۔ جھڑکنا۔ ڈانٹنا۔ (۲) ازدجر۔ جھڑک کر نکال دینا۔ (۳) نھر: سختی سے جھڑکنا۔

۲۳۔ جُھکنا

کے لیے جَنَحَ، مَالَ (میل)، عَنَا (عنو، عنی) صَغَا (صغو) رَکَنَ، مَادَ (مید) خَشَعَ، ذَلَّ، عَالَ دَنٰی، جَنَفَ، صَبَا کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ جَنَحَ: کسی ایک طرف جھکنا۔ جَنَحَتِ السَّفِیْنَۃُ۔ کشتی کا ایک جانب جھکنا۔ اور جناح بمعنی پرندہ کا پر۔ انسان کا پہلو۔ (تثنیہ جَنَاحَیْنِ) اور جَنَاحَ بھلائی کی طرف جھکاؤ۔ اور جُنَاح (گناہ) برائی کی طرف جھکاؤ کے لیے آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَھَا (۸/۶۱) اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ۔

۲۔ مَالَ: المیل بمعنی میلان طبع۔ رغبت (منجد) طبیعت کا جھکاؤ ہونا۔ کسی بات یا چیز پر طبیعت کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ حَمِیْم: بنیادی طور پر تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (۱) سیاہ ہونا (۲) گرم ہونا (۳) قریبی ہونا۔ (م۔ل) اور حَمَّ بمعنی گرم کرنا۔ اور حَمَّ الظَّهِيْرَةِ بمعنی دوپہر کے وقت شدت کی گرمی (منجد) اور حمیم بمعنی گرمجوشی دکھلانے والا دوست یا قریبی دوست۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا يُّبَصَّرُوْنَهُمْ (۷۰/۱۰) — اور (اس دن) کوئی دوست کسی دوست کا پرسانِ حال نہ ہوگا (حالانکہ) وہ ایک دوسرے کو سامنے دیکھ رہے ہوں گے۔ (جالندھری)

۷۔ وَلِیْجَة: وَلَجَ بمعنی داخل ہونا۔ اور وَلِیْجَة ایسا دوست ہے جو کسی کے معاملات میں دخیل کار ہو۔ معتمد علیہ۔ اور اس کا دوسرا معنی "وہ آدمی جو دوسری قوم سے بھی چمٹا رہے (منجد) مفہوم دونوں کا تقریباً ایک ہی نکلتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً (۹/۱۶) — اور ابھی تو خدا نے ایسے لوگوں کو متمیز کیا ہی نہیں جنھوں نے تم میں سے جہاد کیے اور اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں بنایا۔

۸۔ بِطَانَة: بطن بمعنی پیٹ اور ہر چیز کا اندرونی حصہ۔ اور بطانۃ بمعنی بھید۔ پوشاک کا استر آدمی کے اہل وعیال اور خواص (منجد) اور بطانۃ سے مراد ایسا دوست ہے جو ہم راز یا رازدان اور کسی کے اندرونی معاملات سے واقف ہو (مف) ارشادِ باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا (۳/۱۱۸) — اے ایمان والو کسی غیر (مذہب کے آدمی) کو اپنا رازدار نہ بنانا۔ یہ لوگ تمہاری خرابی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے

۹۔ خَذُوْل: خَذَلَ بمعنی کسی کی مدد نہ کرنا اور ساتھ چھوڑ جانا۔ اور خَذُوْل ایسے دوست کو کہتے ہیں جو زبانی تو دوستی کا دم بھرتا ہو لیکن وقت پڑنے پر ساتھ چھوڑ جائے (منجد) و غادے جانے والا۔ ارشادِ باری ہے:

وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (۲۵/۲۹) — اور شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔

۱۰۔ اخدان: (خدن اور خدنۃ کی جمع) بمعنی یار باش آدمی عاشق مزاج۔ یار۔ آشنا۔ بدکار۔ دوست چھپی دوستی رکھنے والا۔ جنسی خواہش پوری کرنے والا۔ مذکر و مونث دونوں طرح مستعمل ہے۔ ارشادِ باری ہے:

مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ (۴/۲۵) — وہ عورتیں پاکدامن ہوں نہ تو کھلم کھلا بدکاری کرنے والی ہوں اور نہ درپردہ دوستی رکھنے والی۔

ماحصل: (۱) قرین: ہم سر۔ ہم پلہ اور ہم عمر۔ کرنے والا۔

(۲) رفیق: ہمدرد اور نرم دل دوست۔ صِدِّیق: راست باز اور دوستی نباہنے والا۔

(۳) صدیق: دوستی نباہنے والا۔ دل سے موافقت (۴) ولی: مددگار و غمگسار۔ حامی و ناصر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۱/۴) الٰہی ہمیں سیدھی راہ پر چلا۔

۲۔ سَوِیٌّ اور سَوِیٌّ: سَوِیَ یَسْوِیْ بمعنی کسی چیز کا درست ہونا۔ اور سَوّٰی بمعنی درست اور ہموار کرنا۔ اور سَوِیٌّ بمعنی ہموار اور درست۔ تندرست۔ ارشادِ باری ہے:

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (۱۹/۱۷) تو وُہ فرشتہ حضرت مریمؑ کے سامنے ایک تندرست اور ٹھیک ٹھاک آدمی کی شکل بن گیا۔

اور صِرَاطًا سَوِيًّا بھی ایسے راستے کو کہتے ہیں جو درست، ہموار اور سیدھا ہو۔ اس میں اونچ نیچ ہو اور نہ ٹیڑھا پن۔ ارشادِ باری ہے:

فَاتَّبِعْنِیْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا (۱۹/۴۳) (حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا) آپ میرے پیچھے لگ جائیں۔ میں سیدھی راہ کی طرف آپ کی رہنمائی کروں گا۔

اور سَوَاء کا لفظ برابر کے معنوں میں آتا ہے۔ یہ برابری اگر دونوں اطراف سے فاصلہ یا تعداد کے لحاظ سے ہو تو اس کے لیے وسط کا لفظ آئے گا۔ اور اگر ہر لحاظ سے برابری مقصود ہو تو سَوَاء کا لفظ استعمال ہوگا گویا اس کا معنی مرکزی نقطہ یا بیچوں بیچ ہوگا۔ قرآن میں ہے:

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ۔ (۴۴/۴۷) (حکم دیا جائے گا) اسے پکڑلو اور کھینچتے کھینچتے جہنم کے بیچوں بیچ لے جاؤ۔

اور سَوَآءَ السَّبِيْلِ کے معنی وُہ راستہ ہوگا جو ہر طرح کی ضلالت، کفر اور گمراہیوں کو اپنی اطراف میں چھوڑتا ہوا درمیان میں سے سیدھا نکل جاتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّیْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِیْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ۔ (۲۸/۲۲) جب حضرت موسیٰؑ نے مدین کی طرف رُخ کیا تو کہنے لگے امید ہے کہ میرا رب مجھے سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کرے گا۔

۳۔ قَصْد: کسی چیز کے جائز استعمال کو قصد کہتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص اگر ایک بالٹی پانی سے نہا سکتا ہے اگر وُہ اتنا ہی استعمال کرے تو یہ قصد ہے تو اگر زیادہ استعمال کرے گا تو یہ اسراف ہے اور بالٹی سے کم پانی استعمال کرے گا تو یہ بخل ہے۔ اور ہر معاملہ میں اس بات کا لحاظ رکھنے اور اسے عادت بنالینے کا نام اقتصاد ہے۔ اب معنوی لحاظ سے دیکھیے تو ہر جگہ نہ صرف نرمی سے کام نکل سکتا ہے اور نہ ہی سختی سے۔ اب کسی جگہ کتنی سختی کی جائے یا کسی حد تک نرمی سے کام لیا جائے تاکہ منزلِ مقصود حاصل ہو سکے۔ تو یہ بتلانا شریعت کا کام ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ (۱۶/۹) اور سیدھی راہ بتلانا تو اللہ کے ذمہ ہے (اس کے علاوہ) باقی سب راستے ٹیڑھے ہیں۔

قَصْد: کا معنیٰ درمیانی یا معتدل کرنے سے بھی صحیح مفہوم ادا نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس کا معنیٰ سیدھا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳ —— کریدنا

کے لیے بَحَثَ[1] اور بَعْثَرَ[2] کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱- بَحَثَ: کریدنا۔ کھودنا۔ مٹی کے نیچے سے کچھ ڈھونڈنا (فل ۱۴۱-م ل) ارشادِ باری ہے:

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْاَةَ اَخِيْهِ (۵/۳۱) — پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو (اپنی چونچ سے) زمین کریدنے لگا تاکہ قابیل کو یہ دکھلائے کہ وہ اپنے بھائی (ہابیل) کی لاش کیونکر چھپائے؟

۲- بَعْثَرَ: امام راغب کے نزدیک بَعْثَرَ کا لفظ بُعِثَ اور اُثِيْرَ سے مرکب ہے۔ بمعنی قبروں کو الٹ پلٹ کرنا اور مردوں کو اٹھانا (مف) اور بَعْثَرَ الْمَتَاعَ بمعنی سامان کا الٹانا پلٹانا (منجد) بَعْثَرَهٗ نظر کی اور تفتیش کی۔ باہر لایا اور ظاہر کیا (م۔ق) ارشادِ باری ہے:

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ (۱۰۰/۹) — کیا وہ نہیں جانتا جب کریدا جاوے جو قبروں میں ہے (عثمانیؒ)

ماحصل: (۱) بَحَثَ: زیر زمین کریدنا۔ (۲) بَعْثَرَ: کرید کر کوئی چیز برآمد کرنا۔

۱۴ —— کڑوا

کے لیے اَمَرُّ[1]، اُجَاج[2] اور خَمْط[3] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- اَمَرُّ: مَرَّ (مَرَارَةً) بمعنی کڑوا ہونا۔ تلخ ہونا۔ مُرٌّ بمعنی کڑوا۔ اور اَمَرُّ بمعنی بہت کڑوا (منجد) ارشادِ باری ہے:

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ (۵۴/۴۶) — ان کے وعدے کا وقت قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بہت تلخ ہے۔

۲- اُجَاج: بمعنی بہت کھاری اور کڑوا پانی۔ اور اَجَّ الْمَاءُ بمعنی پانی کو کڑوا یا نمکین بنانا (منجد) ارشادِ باری ہے:

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ (۵۶/۷۰) — اگر ہم چاہیں تو اس پانی کو کھاری کر دیں۔ پھر تم کیوں نہیں شکر کرتے؟

۳- خَمْط: بمعنی کھٹا کسیلا اور بمعنی ہر خاردار اور کڑوا درخت (منجد۔ م۔ق) ارشادِ باری ہے:

وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ (۳۴/۱۶) — اور ان کے ان دو باغوں کو ہم نے ایسے دو باغوں سے بدل دیا جن کے میوے کسیلے تھے۔

ماحصل: (۱) اَمَرُّ: خالص کڑوا اور سخت کڑوا (۲) اُجَاج: کڑوا اور نمکین (کھاری) پانی۔
(۳) خَمْط: کڑوا اور کھٹا (کسیلا) بدمزہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَى اللهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللهِ (۶۱/۱۴)

عیسیٰؑ نے حواریوں سے کہا کون ہیں جو اللہ کی طرف (بلانے میں) میرے مددگار ہوں۔ حواریوں نے کہا، ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں۔

۳۔ وَلِیّ اور مَوَالِی: اَلْوِلَاءُ بمعنی محبت۔ دوستی۔ نزدیکی۔ رشتہ داری (مف) اور قرابت۔ (م۔ل) اور وِلَایَۃ بمعنی وراثت اور مَوَالِی بمعنی وارث بھی آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ (۴/۳۳)

اور جو مال ماں باپ یا رشتہ دار چھوڑ مریں۔ تو ہم نے ہر ایک کے وارث مقرر کر دیے ہیں۔

عرب میں ولایت کا دستور عام تھا یعنی لوگ اپنے رشتہ داروں کے علاوہ کسی دوست کو اپنا ولی بنا لیتے تھے۔ پھر یہ ولی اس کی میراث کا وارث اور رشتہ داروں سے فائق سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے ابتداءً یہ دستور بحال رکھا۔ انصار اور مہاجرین میں یہ سلسلہ قائم تھا۔ فتح مکہ کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کے وراثت میں حصے مقرر فرما دیے تو یہ سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ گویا ولی اور موالی کے لفظ میں ناصر اور نصیر سے کئی پہلوؤں میں زیادہ جامعیت ہے۔ اور اس کے معنی حمایتی دوست اور مددگار کے بھی ہیں۔ اور ولی بمعنی اخلاص اور محبت سے مدد کرنے والا جو لوگوں کو دکھانے یا سنانے کیلیے نہ ہو۔ (فق ل ۱۵۶)

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (۲/۱۰۷)

اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللهَ مَوْلٰىكُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (۸/۴۰)

اور اگر وہ روگردانی کریں تو جان رکھو کہ اللہ تمہارا حمایتی ہے۔ اور وہ خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے۔

۴۔ شَہِیْد: شَہِدَ بمعنی گواہی دینا خواہ یہ گواہی عینی ہو یا قلبی یعنی خواہ وہ بصارت سے تعلق رکھتی ہو یا بصیرت سے اور نیز معنی حاضر ہونا (مف۔ منجد) اور شہید اس گواہ کو بھی کہتے ہیں جو حاضر ہو کر کسی کے حق میں قاضی کے سامنے گواہی دے (مف) اور اس کی مدد اور تقویت کا ذریعہ ثابت ہو۔

وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۲/۲۳)

اور اللہ کے سوا جو تمہارے مددگار ہیں انھیں بھی بلا لو اگر تم سچے ہو۔

۵۔ ظَہِیْر: ظَہْرٌ بمعنی پشت۔ پیٹھ اور بمعنی سواری۔ پشت پناہ۔ مددگار (مف) اور ظہیر بمعنی مددگار۔ ایسا مددگار جس پر کوئی شخص تکیہ رکھتا ہو۔ ارشادِ باری ہے:

فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ (۲۸/۸۶)

تو تم ہرگز کافروں کے مددگار نہ ہونا۔

۶۔ وَزِیْر: وِزْرٌ بمعنی بوجھ (ج۔ اَوزار) اور وزیر وہ ممد و معاون شخص ہے جو کام کی زیادتی یا سختی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّكَ (۲۱/۴۶) بھانپ بھی پہنچ جائے۔

۱۲۔ صَرْصَرٌ: سخت ٹھنڈی ہوا۔ تیز اور سائیں سائیں کرنے والی ٹھنڈی ہوا۔ سناٹے کی ہوا۔ پنجابی سِیت (ف۔ل ۴۷، ۴۷، ۲۵۴) ارشاد باری ہے:

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ (۵۴/۱۹) — ہم نے ان پر ایک منحوس دن میں ٹھنڈی سناٹے کی ہوا بھیجی۔

۱۳۔ رِيْحُ الْعَقِيْمِ: (لاقحۃ کی ضد) یعنی جو نہ تو بارش یا بادل اٹھانے والی ہو اور نہ تخم ریزی کرنے والی ہو (ف ل ۲۵۴) خیر سے خالی ہوا۔ جس کا نقصان ہی نقصان ہو۔ ارشاد باری ہے:

وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ (۵۱/۴۱) — اور عاد (کی قوم کے حال) میں بھی ایک نشانی ہے جب ہم نے ان پر نامبارک ہوا چلائی۔

ماحصل: (۱) رَوْحٌ: رحمت۔ اللہ کے احسانات و انعامات کی مسلسل رواں لہر۔
(۲) رِيْحَانٌ: خوشبودار پھول۔ پودے۔ فصل۔
(۳) مُبَشِّرَاتٌ: بارش کی خوشخبری دینے والی ہوائیں۔
(۴) لَوَاقِحُ: باربردار ہوائیں۔
(۵) عَاصِفٌ: بھوسے تنکے اڑانے والی آندھی۔
(۶) حَاصِبٌ: پتھر کنکر اڑانے والی آندھی۔
(۷) قَاصِفٌ: درختوں تک توڑ دینے والی آندھی کا طوفان۔
(۸) سَمُوْمٌ: لُو۔ سخت گرم چلنے والی ہوا۔
(۹) اِعْصَارٌ: بگولا۔
(۱۰) حُسْبَانٌ: ہوا کا کوئی عذاب جو حساب چکانے کو کفایت کرے۔
(۱۱) نَفْحَةٌ: بھانپ۔ سخت سرد ہوا کی صرف ایک لہر۔
(۱۲) صَرْصَرٌ: سناٹے کی ٹھنڈی ہوا۔
(۱۳) رِيْحُ الْعَقِيْمِ: ایسی ہوا جو خیر سے خالی ہو اور اس کا نقصان ہی نقصان ہو۔

۱۷۔ ہونا

کے لیے کَانَ، اَصْبَحَ، صَدَرَ اور اَصْدَرَ اور وَقَعَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ کَانَ: بمعنی ہے، ہوگیا اور تھا۔ کَانَ ماضی اور حال کا معنی دیتا ہے۔ اور اس کا مضارع یکون حال اور مستقبل دونوں کا۔ ابن الفارس کے نزدیک کَانَ کا معنی اخبار عن حدوث الشیء (م ل) ہے۔ یعنی کسی نئی بات کے وجود میں آنے کی خبر دینا۔ ارشاد باری ہے:

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۲/۳۴) — مگر ابلیس نے خدا کا حکم نہ مانا اور وہ کافروں سے ہوگیا۔

دوسرے مقام پر ہے:

وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا (۷۶/۷) — اور اس دن سے جس کی سختی پھیل رہی ہوگی، خوف رکھتے ہیں۔

نیز کَانَ فعل ناقص کی صورت میں بھی آتا ہے۔ ماضی پر داخل ہو کر اسے ماضی بعید کے معنوں میں بدل دیتا ہے۔ کَانَ ذَهَبَ بمعنی وہ گیا تھا اور مضارع پر داخل ہو کر اسے ماضی استمراری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ خُبۡرًا (۱۸/۶۸) آپ کے تجربہ میں نہیں آئی صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں۔

۵۔ خَلق اور خُلق یا خُلُق: خَلق بمعنی پیدائش۔ خِلقت۔ خَلقت اور اس کا تعلق کسی چیز کی ظاہری شکل وصورت سے ہوتا ہے۔ اور جاندار اور بے جان سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا:

وَزَادَكُمۡ فِي الۡخَلۡقِ بَصۜۡطَةً (۷/۶۹) اور زیادہ کیا تمہارے بدن کا پھیلاؤ (عثمانیؒ)

اور خُلق یا خُلُق (ج اخلاق) بمعنی انسان کی طبعی خصلت۔ طبیعت۔ مروت۔ عادات (منجد) گویا اس لفظ کا اطلاق صرف ذوی العقول کی باطنی صفات پر ہوتا ہے۔ اور خلاق بمعنی وہ حصہ یا النصیبہ جو کسی کو اس کے اخلاق کے نتیجہ میں ملے (مف) ارشاد باری ہے:

وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ (۶۸/۴) اور تمہارے اخلاق بڑے عالی ہیں (جالندھری)

۶۔ شَفا اور شِفا۔ شَفا بمعنی ہلاکت کا کنارا۔ قرآن میں ہے:

عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ (۹/۱۰۹) گرنے والی کھائی کے کنارے پر۔

اور شِفَاء بمعنی تندرستی۔ بیماری سے نجات ہونا۔ قرآن میں ہے:

فِيۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (۱۶/۶۹) اس (شہد) میں لوگوں کے لیے (امراض سے) شفا ہے۔

۷۔ شُرب اور شِرب: شَرب بمعنی پینا سے شَرب۔ شُرب اور شِرب تینوں مصدر آتے ہیں۔ شَرب تو عام ہے۔ شُرب پینے کی کیفیت کو بھی ظاہر کرتا ہے اور بہت زیادہ پانی پینے کو بھی۔ قرآن میں ہے:

فَشٰرِبُوۡنَ شُرۡبَ الۡهِيۡمِ (۵۶/۵۵) تو سخت پیاسے اونٹوں کی طرح پانی پیو گے۔

اور شِرب پانی کا حصہ۔ پینے کا پانی۔ پینے کی باری (منجد) یعنی اتنا پانی پینا جتنا کسی کو پینے کے لیے حصہ میں سے ملے۔ ارشاد باری ہے:

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرۡبٌ وَّلَكُمۡ شِرۡبُ يَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ (۲۶/۱۵۵) (صالحؑ نے کہا) یہ اونٹنی ہے، ایک دن اس کے پینے کی باری ہے اور ایک معین روز تمہاری باری۔

فَراش اور فِراش۔

۸۔ ضَرّ اور ضُرّ: ضَرّ بمعنی نقصان (ضد نفع) یہ لفظ عام ہے جو نقصان اور تکلیف کے لیے آتا ہے۔ نقصان مال کا ہو یا اولاد کا۔ قرآن میں ہے:

مَا لَا يَمۡلِكُ لَكُمۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا (۵/۷۶) وہ جنہیں تمہارے نفع ونقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں!

اور ضُرّ عموماً جسمانی تکلیف کے لیے آتا ہے جیسے فرمایا:

فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُ ضُرَّهٗ (۱۰/۱۲) پھر جب ہم اس سے تکلیف دور کر دیتے ہیں۔

ضِعف اور ضُعف۔

۹۔ مَلَك، مِلك اور مُلك: مَلك اور مِلك دونوں ہم معنی ہیں۔ مِلك کا لفظ قرآن میں نہیں آیا، اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ